روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
جمعہ 19- جنوری 2001ء - 23- شوال 1421 ہجری - 19- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 17

اعمال کا حساب

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کا نتیجہ اچھا نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ یہ اس کی اپنی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم حدیث نمبر 4674)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر دوسرا زمانہ جو سورج اپنے تغیرات سے جاڑے کے بعد ظاہر کرتا ہے وہ ربیع کا زمانہ ہے- یہ وہ زمانہ ہے- جبکہ مردہ پودے نئے سر سے زندہ کئے جاتے ہیں اور نباتات کا خشک شدہ خون نئے سر سے پیدا کیا جاتا ہے- سو اسی طرح وہ جو آفتاب حقیقی ہے- ایک بہاری تجلی اپنی جو موسم بہار کو دکھلاتی ہے- دنیا پر ظاہر کرتا ہے- تب زمین کے زندہ کرنے کے لئے ایک نیا پانی آسمان سے نازل ہوتا ہے- اور وہ پانی اس طرح اترتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو منتخب کر کے اس کے دل کو اس پانی کا ابر بہار بناتا ہے- تب وہ پانی اس بادل میں سے خدا تعالیٰ کے اذن سے نکلتا رہتا ہے- اور ان خشک پودوں پر پڑتا ہے- جن کو خریف کی باد صرصر نے تباہ اور خراب کر دیا تھا- اور ان میں معرفت الٰہی کے نئے پتے پیدا کرتا ہے- اور ذوق شوق کے پھول ان میں نمایاں کر دیتا ہے- اور آخر انسانی شاخوں کو نیک اعمال کے پھلوں سے بھر دیتا ہے-

پھر تیسرا زمانہ جو زمانہ بہار کے بعد سورج دیوتا ظاہر کرتا ہے- وہ صیف کا زمانہ ہے- جو موسم گرما کا زمانہ کہلاتا ہے- اور موسم گرما میں سورج ان پھلوں کو پکا دیتا ہے- جو بہار کے موسم میں ابھی کچے تھے- پس اسی طرح خدا کی تجلی کے لئے بھی ایک موسم صیف یعنی موسم گرما آتا ہے- یہ وہ موسم ہوتا ہے جبکہ بہار کے دنوں سے ترقی کر کے انسانی پاک طبیعتیں خدا تعالیٰ کی یاد میں اور اس کی محبت میں گرم ہوتی ہیں اور طبیعتوں میں ذکر الٰہی کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں اور ترقیات کمال کو پہنچتی ہیں- اور یہ زمانہ پورے معنے سے ست جگ* کا زمانہ ہوتا ہے- تب اکثر لوگ درحقیقت خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلتے ہیں- اور اس کی خواہشوں کو اپنی خواہشیں بناتے ہیں-

(جاری ہے)

* ست جگ: سچا زمانہ

(نسیم دعوت - روحانی خزائن جلد 19 ص 422)

تحریک جدید اور حضرت المصلح الموعود کی اطاعت کا جذبہ

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں بڑے وسیع پیمانے پر دین حق کی اشاعت ہو رہی ہے- اس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود کا یہ الہام ملک در ملک بڑی شان و شوکت سے جلوہ گر نظر آتا ہے:-

"میں تیری (دعوت الی اللہ) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

مخلصین جماعت کی طرف سے اس آسمانی تحریک کی آبیاری مسلسل چھیاسٹھ سال سے کی جاری ہے- اس میں کامیابی کا راز یہ ہے کہ جماعت نے اس آسمانی تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود کے ارشادات کی اطاعت کو حرز جان بنایا- مثلاً حضور کا ایک ارشاد ہے-

"ہمارا اشاعت (دین حق) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو بہر حال آپ کو برداشت کرنے پڑیں گے-"

(سبیل الرشاد ص 210)

تحریک جدید کی تاریخ بتلاتی ہے کہ سال بہ سال مشنوں کی تعداد بڑھتی گئی اور اخراجات بھی بڑھتے گئے- ان سے نمٹنے کے لئے جماعتوں کی طرف سے ہر سال پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کی جاتی رہیں- اندریں صورت کروڑہا نومبائعین کی آمد کے باعث جو اخراجات غیر معمولی طور پر بڑھے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر بھی سال رواں کی قربانیاں سال گزشتہ سے بہت بڑھ چڑھ کر پیش کرنا ازبس ضروری ہے-

حضرت المصلح الموعود کے مذکورہ بالا ارشاد اور تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے پیش نظر ہر فرد جماعت کا وعدہ گزشتہ سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ خلیفہ وقت کی خدمت میں پیش کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے- اس تقاضے کو حضرت المصلح الموعود کی اطاعت کے

باقی صفحہ 8 پر

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 32 واں جلسہ سالانہ

رپورٹ: فرید احمد تبسم صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 32واں جلسہ سالانہ مورخہ 24،23،22 ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار اپنی تمام تر دینی روایات کے ساتھ بخیروخوبی منعقد ہوا۔ ملک سے دو دو تین تین دن کا سفر کر کے احباب تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام پہنچے۔ مہمانوں کی جوق در جوق آمد قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں کی یاد دلانے والی تھی۔ اکثر صوبوں سے احباب سپیشل بسوں اور گاڑیوں کے ذریعہ آئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات

جلسہ سالانہ کی تیاری تو شروع سال سے ہی جاری تھی لیکن باقاعدہ طور پر ایک ماہ قبل مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے سب کارکنان میں ڈیوٹیاں تقسیم کر دیں تو افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم امیری عبیدی کلوٹا صاحب کی زیرنگرانی ہر شعبہ کے ناظم نے اپنے شعبہ کے لئے محنت اور تیزی سے کام شروع کر دیا۔

یہ جلسہ دارالسلام شہر کے درمیان میں واقع کھلے اور بہت بڑے پارک "منازی موجا" (Mnazi MMoja) میں شامیانے لگا کر ہوا۔ اس پارک میں جلسے کی اجازت کے لئے جب حکام سے رابطہ کیا تو حکام کی طرف سے صاف جواب ملا کہ چونکہ ملک کے انتخابات ہیں اس لئے شہر کے تمام گراؤنڈ اور پارک سیاسی جلسوں کے لئے وقف ہیں۔ اس کے باوجود جماعت مسلسل جدوجہد میں مصروف رہی اور احباب جماعت دعائیں کرتے رہے۔ آخر کار احباب جماعت کی دعائیں رنگ لائیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے قانون بنایا گیا کہ شہر کے درمیان اس "منازی موجا" پارک میں سیاسی جلسے منعقد نہیں ہونگے۔ اس طرح پارک میں جماعت کو اپنے جلسہ کے لئے اجازت مل گئی اور پھر بڑی شان و شوکت کے ساتھ یہاں جلسہ منعقد کیا گیا۔

جلسہ سے دو دن قبل سارے شہر میں جلسہ کا اعلان کروایا گیا۔ یہ جلسہ چونکہ شہر کے اہم مرکزی پارک میں ہوا جس کے اردگرد ہزارہا لوگوں کی آمدورفت ہے۔ اس وجہ سے غیر از جماعت کی کثیر تعداد نے بھی اس جلسہ سے استفادہ کیا اور یوں سارے شہر میں جماعت احمدیہ کا بہت اچھے رنگ میں چرچا ہوا۔

اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ امسال اللہ کے فضل سے ہر چیز جماعت کی اپنی تھی۔ جبکہ گزشتہ سالوں میں جماعت باورچی، برتن لاؤڈ سپیکر اور فرنیچر وغیرہ کرایہ پر لیا کرتی تھی۔

وقار عمل

جلسہ گاہ کی تیاری اور دوسرے انتظامات کے لئے چونکہ بہت محنت درکار تھی احباب جماعت نے بہت محنت سے وقار عمل کے ذریعہ پہلے جلسہ گاہ کو صاف کیا اور 18 بڑے شامیانوں سے جلسہ گاہ تیار کی پھر بھی جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے یہ کم پڑ گئے (گزشتہ سال ان کی تعداد صرف آٹھ تھی۔) بیت دارالسلام کو بھی وقار عمل کے ذریعہ رنگ و روغن کیا گیا اور سجایا گیا۔ اسی طرح بیت کے ملحقہ پلاٹ کو بھی صاف کر کے کھانا پکانے کے لئے تیار کیا گیا۔ لنگر خانہ کا تمام کام بھی احباب جماعت نے بڑی مسرت سے خود کیا۔

بیرونی ممالک سے وفود

جلسہ سالانہ تنزانیہ میں اندرون ملک سے دور دور سے مہمان بھی کثرت سے تشریف لائے لیکن ان کے علاوہ خاص طور پر جلسہ کے لئے ہمسایہ ممالک کینیا، یوگنڈا، برونڈی اور موزمبیق سے مہمان تشریف لائے۔ اس کے علاوہ پاکستان اور انگلستان سے بھی مہمانوں نے شرکت کر کے جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ کا پہلا دن 22/ستمبر بروز جمعۃ المبارک کھیلوں کے لئے مخصوص تھا۔ ارنگا اور دارالسلام فٹ بال ٹیموں کے مابین فٹ بال کا فائنل میچ بہت دلچسپ رہا جس میں مہمان ٹیم کو فاتح قرار دیا گیا۔

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

دوسرے دن پہلے اجلاس کا آغاز صبح تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ایک دوست نے سواحیلی زبان میں نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت تنزانیہ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اپنی جماعت سے توقعات ملفوظات کی روشنی میں بیان فرمائی۔

گورنر دارالسلام کا خطاب

جلسہ کے اس اجلاس میں مہمان خصوصی جناب یوسف مکامبا (Yusuf Miakamba) ریجنل کمشنر (صوبائی گورنر) تھے جنہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تنزانیہ میں مثالی کام کرنے پر بہت تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ حکومت سے مکمل تعاون کرنے والی جماعت ہے اور علم اور صحت کے شعبہ میں اس نے عوام کی بہت خدمت کی ہے۔ خطاب کے بعد مکرم امیر صاحب نے کمشنر موصوف کو چند جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا۔

سونگیا سے آئے ہوئے اطفال نے اردو زبان میں نظم "ہے دست قبلہ نما لاالہ الا اللہ" گروپ کی صورت میں پڑھی۔ اس اجلاس میں بعض دیگر تقاریر بھی ہوئیں۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر اور کھانے کے بعد جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہ محترم عبدالرحمٰن آسے صاحب نے "نبوت کا انعام"۔ محترم علی سعید صاحب نے "قیادت کے بارہ میں دینی تصور" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعدہ محترم امیر صاحب نے مختلف مقابلوں میں انعام حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے۔ یہ مقابلہ جات انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجتماعات کے موقعہ پر ہوئے تھے۔ آخر پر سوال وجواب کی ایک مجلس کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

تیسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے مکرم موسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم شیخ عبدالرحمٰن خان صاحب نے "صحابہ کرام کی اطاعت رسول ﷺ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم خمیس مبیرو صاحب نے "تنزانیہ میں احمدیت"، شیخ احمد داؤد موٹو صاحب نے "دین کامل" اور خاکسار فرید احمد تبسم نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

تیسرا دن۔ آخری اجلاس

تیسرے دن کے آخری اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے کی۔ تلاوت کے بعد شیخ بکر عبید کلوٹا صاحب نے بہت پیاری آواز میں قصیدہ پڑھا۔ بعدہ مکرم عبد عمران صاحب نے "احمدیت" اور شیخ بکر عبید کلوٹا صاحب نے "آنحضرت ﷺ اور دعوت الی اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی ایک مجلس ہوئی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔

امسال خدا کے فضل سے حاضری گزشتہ سال کے جلسہ سے دوگنی یعنی 6785 سے زائد تھی۔ جن میں کثیر تعداد میں نومبائعین بھی شامل ہوئے۔

معززین کے پیغامات

جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقعہ پر ملک اور بیرون ملک سے بہت سے معززین کے پیغامات موصول ہوئے جن میں چند درج ذیل ہیں:

1۔ صدر مملکت تنزانیہ۔ جناب بنجمن ولیم مکاپا صاحب۔

2۔ وزیر داخلہ تنزانیہ۔ جناب محمد یوسف خاطب صاحب۔

3۔ وزیراعظم تنزانیہ۔ جناب فیڈرک ٹی سومائے صاحب۔

4۔ بھارت، برطانیہ، مصر اور جرمنی کے سفراء۔

5۔ علاوہ ازیں اندرون ملک سے مختلف دیہی گورنمنٹ کے سربراہان نے بھی جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغامات بھجوائے۔

تربیتی سیمینار

اس جلسہ میں کثیر تعداد میں نومبائعین بھی شامل ہوئے تھے۔ مورخہ 23/ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء تربیتی سیمینار منعقد ہوا جس میں احباب جماعت نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا کہ آنے والے نئے احمدیوں کی تربیت کیسے کی جائے۔ علاوہ اس کے نومبائعین نے بھی اپنے اپنے ایمان افروز واقعات سنائے۔

دعوت الی اللہ سیمینار

مورخہ 24/ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء سیمینار منعقد ہو جس میں داعیان الی اللہ نے دعوت الی اللہ واقعات سنائے اور آئندہ سال کے لئے بیعتوں کے لئے ٹارگٹ کے حصول کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور والد جنت کا سب سے اچھا دروازہ ہے

والدین سے ایسی باتیں کہو جن میں ان کی بزرگی اور عظمت پائی جائے

بوڑھے اور مخالف دین ماں باپ کی خدمت کی شاندار تعلیم

حضورؐ نے حضرت اسماء کو مشرک والدہ سے حسن سلوک کا حکم دیا

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

سر تسلیم خم رہے

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

فلا تقل لهما اف(-) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں ان سے نہ کر جن میں ان کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت ﷺ ہیں لیکن دراصل مرجع کلام امت کی طرف ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہئے اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا

یعنی تیرے رب نے چاہا ہے کہ تو فقط اسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں سمجھایا گیا ہے کہ بت کچھ نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے انہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خورد سالی میں وہ تمہارے متکفل نہیں تھے اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی رب ہیں اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو ان کی خورد سالی میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد ان کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص 204-205)

قل لهما قولا کریما کا خوبصورت ترجمہ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے۔

ان سے ایسی باتیں کہو جن میں ان کی بزرگی اور عظمت پائی جائے

(ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات ص 4)

اس ضمن میں حضور کا ایک خط بہت ہی دل دہلا دینے والا ہے۔

شیخ عبدالوہاب صاحب ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے۔ اور ان کی دعوت الی اللہ سے والدہ بھی احمدی ہو گئیں۔ شیخ صاحب نے شادی کرنا چاہی تو والدہ نے اس خیال سے کہ بیٹا الگ ہو جائے گا رضامندی ظاہر نہ کی۔ اور جب انہوں نے شادی کر لی تو اکثر اوقات بہو پر سختی کرتیں اور شیخ صاحب کچھ عرض کرتے تو برا مناتیں۔ شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ آخر میری والدہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئیں اور نہ معلوم حضور سے کیا کیا میری شکایت کی۔ جب وہ واپس آئیں تو حضور کے دست مبارک کا ایک خط ساتھ لائیں۔ جس پر حضور نے اپنے دستخط کرنے کے علاوہ اپنی مہر اور نشان انگوٹھا بھی ثبت فرمایا تھا۔ حضور کا مکتوب گرامی یہ تھا۔

حضرت مسیح موعود کا خط

مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا۔ اور دل کو سخت صدمہ پہنچا۔ کہ تم اپنی والدہ مسماۃ نکی کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو اور دھکے بھی دیتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق (دین حق) کا نہیں۔ خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا۔ اور نہ اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے پس تم خدا سے ڈرو۔ موت کا اعتبار نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی۔ اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا۔ اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ اپنی والدہ کو جگا دے تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا۔ کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے۔ اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس خدمت کے لئے اس کو بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے۔ اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے۔ اور اگر باز نہ آوے تو اس کو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو۔ تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہے اور طاعون دنیا کو کھائے جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو جاؤ۔ اور اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خدا تمہیں برکت دیگا۔ یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک مصیبت کے ساتھ پالا تھا۔ اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔ پس خدا اس گناہ سے درگزر نہیں کرے گا۔ جلد توبہ کرو۔ جلدی توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے۔ اس دن پچھتاؤ گے دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود سخت کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے۔ خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے اگر تمہاری والدہ بدزبان ہے اور خواہ کتنا ہی بدخلقی کرتی ہے۔ خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں کیونکہ اس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔

تمہاری خوش قسمتی ہو گی۔ کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو۔ اور سخت بدقسمتی ہو گی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ میں اس خط کو پڑھ کر کانپ گیا۔ اور میرے بدن میں کپکپی پیدا ہو گئی۔ بڑی خوشامد اور لجاجت سے اپنی والدہ سے معافی مانگی اور ان کو خوش کیا۔ اور زندگی بھر ان کی فرمانبرداری اور دل جوئی کو اپنا نصب العین بنا لیا۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 72 ملک صلاح الدین صاحب۔ احمدیہ بک ڈپو قادیان طبع اول 1966ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول

فلا تقل لهما اف:

اس قدر ان کی مدارت رکھو کہ اف کا لفظ بھی منہ سے نہ نکلے چہ جائیکہ ان کو جھڑکو۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 24/ فروری 1910ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

عندک کے لفظ میں یہ بتایا ہے۔ کہ اگر وہ تمہاری کفالت میں بھی ہوں تو بھی کچھ نہ کہنا۔ کجا یہ کہ وہ الگ رہتے ہوں۔ اور پھر بھی تمہارے ہاتھوں تکلیف پائیں۔

کفالت کی خصوصیت اس لئے فرمائی۔ کہ ہر وقت کے پاس رہنے سے اختلافات زیادہ رونما ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ انسان جس

پر خرچ کرتا ہے اس پر اپنا حق بھی سمجھنے لگتا ہے۔
اف۔ کلمہ ضجر ہے یعنی ناپسندیدگی کا کلام یعنی یہ کہنا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں اور پھر ناپسندیدگی کو عملی جامہ پہنانے کو کہتے ہیں یعنی نہ منہ سے نہ عمل سے ان کو دکھ دو۔

(دین) نے والدین کی خدمت کے لئے خاص ہدایات دی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔

من ادرک احد والدیہ ثم لم یغفر لہ فابعدہ اللہ عزوجل رواہ احمد (ابن کثیر جلد 6 ص 61)

یعنی جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقع ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا۔ تو جنت تک پہنچنے کے لئے ایسے شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔
(تفسیر کبیر جلد 4 ص 321 نظارت اشاعت ربوہ)

عدل اور احسان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اس آیت کے تعلق میں عدل اور احسان کے مضمون کا فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت اور توحید کی تعلیم دی وہاں فوری توجہ دلائی کہ میرے حق تو ادا کرو. ضرور کرنے ہیں تم نے. اس کے بغیر تو تمہارا چارہ کچھ نہیں مگر یاد رکھنا والدین کے ساتھ بھی احسان کا سلوک کرنا۔ اور پھر فرمایا کہ اگر وہ تم پر زیادتی بھی کریں تو اف تک نہیں کہنی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ انسان میں یہ رجحان ہے کہ ماں باپ کے باقی سب احسان بھلا کر کہیں زیادتی ہو تو اف کہہ بیٹھتے ہیں اور بعض ایسے بھی بدنصیب ہیں کہ صرف اس جھگڑے میں کہ فلاں بیٹے کو تم نے زیادہ دے دیا یا فلاں بیٹی کو زیادہ دے دیا ہے۔

ماں باپ سے باقاعدہ لڑائی مول لے بیٹھتے ہیں قضاؤں میں پہنچ جاتے ہیں وہ جھگڑے پیچھا ہی نہیں چھوڑتے پھر کوئی اس بات کی حیاء نہیں کرتے کہ احسان کا ذکر خدا نے فرمایا ہے تم پر ماں باپ نے رحم کیا تھا تم پر احسان کیا تھا. تم بھی اس رحم کے مقابل پر احسان کا سلوک کرو۔ عدل کا نہیں فرمایا اور اس میں بڑی حکمت ہے عدل کا ذکر نہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان سے ناانصافی سے پیش آؤ۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے جب ماں باپ کے معاملے میں کوئی زیادتی دیکھنی ہے تو عدل کے جھگڑے میں نہ پڑ جانا۔ یہ سوچنا کہ اللہ نے تمہیں احسان کی تعلیم دی ہے اور احسان عدل سے بالا ہے احسان میں عدل کے بکھیڑوں میں نہیں انسان پڑتا بلکہ احسان کا مطلب ہے کہ کسی نے اگر کوئی زیادتی بھی کر دی ہے تو تم وسیع حوصلگی دکھاؤ اس سے چشم پوشی کرو۔
(خطبہ جمعہ 29 ستمبر 95 مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 17 جولائی 96)

کراہت کے باوجود اطاعت کرو

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ماں باپ کا حکم جب تک واضح طور پر اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے خلاف نہ ہو ان کی حتی الامکان اطاعت کی جائے۔ حتی کہ اگر ایسا حکم بھی ہو جو دنیاوی لحاظ سے نقصان دہ ہو اور انسان ناپسند کرتا ہو تب بھی ان کی اطاعت کی جائے اور اللہ سے اس کے اجر کی توقع رکھی جائے۔

حضرت مسیح موعود کی فطرت دین کی خدمت کے لئے وقف تھی اور دنیاداری کے جھمیلوں سے کچھ شوق نہ رکھتے تھے مگر اپنے والد صاحب کے اصرار پر محض اطاعت کے خیال سے ایک عرصہ تک سیالکوٹ میں رہنا پڑا۔ اور مقدمات میں ایک لمبا وقت گزرا جو آپ کے لئے ابتلاء عظیم تھا۔

آپ خود فرماتے ہیں۔

وہ چاہتے تھے کہ میں دنیوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا مگر تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے نہ دنیا کے لئے بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا اور ان کے لئے دعا میں بھی مشغول رہتا تھا اور وہ مجھے دلی یقین سے بربالوالدین جانتے تھے۔
(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 183 حاشیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ مسلمانوں کے باہمی اختلافات میں شرکت پسند نہیں کرتے تھے مگر اپنے والد کے اصرار پر اطاعت کے خیال سے جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ کیونکہ ایک موقعہ پر حضور ﷺ نے انہیں فرمایا تھا کہ نماز پڑھو. روزہ رکھو اور والد کی اطاعت کرو۔

مگر جنگ میں شرکت کے باوجود حضرت عبداللہ نے نہ تلوار اٹھائی اور نہ نیزہ مارا اور نہ تیر چلایا۔

اور اس طرح اطاعت خداوندی اور اطاعت والدین کے مابین حسین توازن کا منظر پیش کیا۔
(اسد الغابہ جلد 3 ص 235 از ابن اثیر جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

مشہور صوفی حضرت محمد علی حکیم ترمذی نے اعلیٰ مذہبی تعلیم کے حصول کے لئے دو طالبعلموں کے ہمراہ شہر سے باہر جانے کا ارادہ کیا۔ تو آپ کی والدہ نے کہا کہ میں ضعیف ہوں۔ مجھ کو اس عالم میں چھوڑ کر کہاں جاتا ہے۔ چنانچہ آپ رک گئے۔ اور دوسرے دونوں ساتھی چلے گئے۔ پانچ ماہ کے بعد ایک دن آپ گورستان میں بیٹھ کر رونے لگے۔ کہ میں یہاں بیکار ہوں۔ اور میرے ساتھی کل عالم ہو کر آئینگے آپ ابھی رو ہی رہے تھے۔ کہ ایک طرف سے ایک نورانی شکل کے بزرگ نمودار ہوئے۔ اور آپ سے رونے کا سبب پوچھا۔ آپ نے سارا حال سنا دیا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تم کوئی غم نہ کرو۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو روزانہ سبق پڑھا دیا کروں گا۔ تاکہ تم ان سے بڑھ جاؤ۔ چنانچہ تین سال تک وہ بزرگ آپ کو روز سبق پڑھاتے رہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے یہ دولت والدہ کی رضامندی سے حاصل کی۔
(تذکرۃ الاولیاء ص 252,251 از فریدالدین عطا۔ مترجم۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی بھی اپنے والدین کے حکم سے سرتابی نہیں کی۔ ایک دن والد صاحب نے مجھے ڈانٹا کہ تم سکول کیوں نہیں گئے اور حکم دیا کہ ابھی بستہ اٹھاؤ اور سکول جاؤ۔ میں فوراً تعمیل حکم میں سکول چل دیا حالانکہ سکول بند تھا۔

سکول سے واپس آیا تو والد صاحب کے دریافت کرنے پر میں نے عرض کیا کہ آج سکول میں تعطیل ہے۔
(خالد دسمبر 85ء ص 86)

مخالف ماں باپ

ماں باپ اگر مخالف بھی ہوں اور (دین حق) کے علاوہ کسی اور دین کے متبع ہوں تب بھی ان کے ساتھ حسن سلوک فرض ہے اور دنیاوی امور میں جہاں تک ممکن ہو ان کی مدارات ضروری ہے جس میں ان کی ہدایت کی دعا بھی شامل ہے۔

حضرت اسماء کی والدہ مشرکہ تھی۔ صلح حدیبیہ کے زمانہ میں وہ مکہ سے مدینہ آئیں تو حضرت اسماءؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں ان سے حسن سلوک کروں تو حضور ﷺ نے فرمایا ہاں ضرور کرو۔
(بخاری کتاب الادب باب صلۃ الوالد المشرک)

آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا اور حضرت علی کے والد ابو طالب کی وفات پر حضرت علی کو ارشاد فرمایا کہ

آپ اپنے والد کی تجہیز و تکفین کریں۔ غسل دیں اور پھر دفنائیں۔
(السیرۃ الحلبیہ جلد 2 ص 190 از علی بن برھان الدین الحلبی۔ مطبعہ محمد علی صبیح و اولادہ ازھر۔ مصر 1935)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں۔

میری والدہ مشرکہ تھیں میں انہیں اسلام کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ ایک دن جو میں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے آنحضور ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے میں روتا روتا خدمت اقدسؐ میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ سنایا آنحضرت ﷺ نے سنا تو زبان مبارکؐ سے یہ فقرہ جاری ہوا۔

اللھم اھد ام ابی ھریرۃ

اے اللہ! ابو ہریرہ ؓ کی والد کو ہدایت دے دے حضرت ابو ہریرہ ؓ گھر آئے تو دیکھا کہ گھر کا دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ والدہ غسل سے فارغ ہوئیں تو یوں گویا ہوئیں۔

"**اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ**۔

والدہ کے منہ سے کلمہ شہادت سنا تو پھر خوشی سے روتے روتے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والدہ کے قبول اسلام کا واقعہ سنایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اب دعا کیجئے کہ "اللہ تعالیٰ میری اور میری والدہ کی صحبت مومنوں کے دلوں میں پیدا کر دے" چنانچہ آپؐ نے دعا کی
(الاصابہ جلد 4 ص 204 از ابن حجر عسقلانی مطبعہ: مصطفیٰ محمد مصر 1939)

دعا کرو

حضرت مسیح موعود نے ایک نو احمدی کو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہو گا۔
(ملفوظات جلد 2 ص 502)

شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی کے والد سخت مخالف تھے۔ ملفوظات میں درج ہے۔

حضرت مسیح موعود شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ

ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دل جوئی کرنی چاہئے اور ان کو پہلے سے ہزار چندہ زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر (دین) کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے (سچے دین) کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں (دین) کی محبت ڈال دے۔ (دین) والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرماں برداری کرنی چاہئے دل و جاں سے ان کی خدمت بجالاؤ۔
(ملفوظات جلد 2 ص 492)

حضور نے ساری جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ اگر دین اور

رضائے الٰہی کو مقدم کرنے کے لئے والدین سے الگ ہونا پڑے تو یہ ایک مجبوری ہے۔

(ملفوظات جلد 10 ص 131)

والد کی بیعت

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں نے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کی کہ میرا والد سلسلہ کا سخت مخالف ہے حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ اس کا کیا نام ہے میں نے اس کا نام جمال الدین بتایا اور پھر میرا نام دریافت کیا تو اللہ دتہ بتایا حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم دعاؤں میں لگے رہو اور ہم بھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔

اور پھر رخصت ہوتے وقت بھی حضرت صاحب نے یہی کلمات فرمائے اور اندر چلے گئے اور والد صاحب نے بعد ازاں سخت مخالفت کی سولہ سال برابر مخالفت پر اڑے رہے مگر میں دعا متواتر کرتا رہا۔

ایک دفعہ جلسہ پر جانے کے لئے میں نے انکو تحریک کی کہ آپ کم از کم قادیان جلسہ دیکھ آؤ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ جلسہ پر آنے سے پہلے والد صاحب نے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تک حق اور جھوٹ نہ دیکھوں مجھے موت نہیں آئے گی تمہارے کہنے پر نہیں جاؤں گا چنانچہ والد صاحب اپنی مرضی سے جلسہ پر آ گئے اور جلسے کے دوران میں بیعت کر لی اور بعد ازاں ایک سال تک زندہ رہے اور مارچ 1924ء بروز جمعہ فوت ہو گئے۔

(الفضل 11 ستمبر 98ء)

ایک صاحب نے حضرت مصلح موعود سے پوچھا کہ کیا غیر احمدی والدین کو حج کرانا جائز ہے۔

فرمایا جب غیر احمدی والدین کو وہ روٹی دے سکتا ہے تو حج کیوں نہیں کرا سکتا۔

(روزنامہ الفضل 7 جولائی 1960ء)

ایک نو احمدی نے حضرت مصلح موعود سے عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے لئے جو کفر کی حالت میں فوت ہوئے ہیں دعا کر سکتا ہوں یا نہیں حضور نے فرمایا

نام لئے بغیر اس طرح دعا کی جا سکتی ہے کہ اے خدا۔

میرے ماں باپ پر رحم فرما۔ ممکن ہے کہ وہ بظاہر کفر کی حالت میں مرے ہوں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک ان پر اتمام حجت نہ ہوئی ہو اور وہ رحم کے مستحق سمجھے جائیں۔ یا پھر دادا، پردادا، وغیرہ میں سے جو بھی رحم کے مستحق ہوں گے ان کے متعلق یہ دعا سنی جائے گی۔

(الفضل 18 ستمبر 1960ء)

مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب بیان کرتے ہیں۔

دسمبر 1929ء میں ہمارے والد صاحب اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر اہل و عیال سمیت قادیان تشریف لے آئے لیکن ہمارے دادا صاحب تیار نہ ہوئے۔ اور وطن میں ہی رہ گئے۔ اس وقت ان کی عمر پچاسی برس کے قریب تھی۔ لیکن ہم سب کی یہ دلی خواہش تھی۔ کہ وہ کسی طرح قادیان آ جائیں۔ اور وصیت کرنے کے بعد انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت ملے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب میرے دادا صاحب کے خوب واقف تھے۔ ایک دن والد صاحب نے اپنے ہجرت کر کے قادیان آنے اور حضرت دادا صاحب کے وطن میں رہ جانے کے واقعہ کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد خاکسار کی جب بھی حضرت مولوی صاحب سے ملاقات ہوتی۔ تو آپ دادا صاحب کی ہجرت کی نسبت ضرور دریافت فرماتے جب میں نفی میں جواب دیتا۔ تو آپ فرماتے میں دعا کر رہا ہوں انشاء اللہ وہ قادیان آ جائیں گے۔ اور وصیت بھی ان کو نصیب ہو جائے گی۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب کی دعاؤں کی برکت سے آخر اللہ تعالیٰ نے چار پانچ سال کے بعد ہمارے دادا صاحب کو انشراح صدر بخشا۔ اور آپ قادیان تشریف لے آئے۔ بالآخر آپ کو وصیت کی توفیق بھی ملی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(سیرت شیر علی ص 163)

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

مولانا نور احمد منیر صاحب

کچھ روز پہلے قبلہ مولانا نور احمد منیر کی وفات کی خبر ربوہ کے الفضل میں پڑھی تو جی چاہا اس بے لوث مربی کے بارہ میں کچھ لکھوں مگر دوسرے کاموں میں ایسی مصروفیت رہی کہ بات ذہن سے نکل گئی۔ آج ایک عرب کو مولانا جیسی ٹوپی پہنے عربی بولتے دیکھا تو مولانا یاد آئے۔ ان کا بھاری بھرکم جسم۔ ان کی مخصوص بے پھندنے کی سرخ گول ٹوپی۔ ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ اور ان کی فصیح و بلیغ عربی میں "دھواں دھار" تقریریں۔ ان کی ذات میں بہت سی خوبیاں یکجا ہو گئی تھیں۔ ویسے تو سارا خاندان ہی "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" کا مضمون ہے مگر مولانا منیر صاحب کے ساتھ ذرا سی بے تکلفی کی یادیں بھی وابستہ ہیں اور وہی بے تکلفی اس مضمون کا محرک ہے۔

ربوہ کے ابتدائی دنوں میں کچے ریلوے سٹیشن کے پاس کھلا میدان تھا اس میدان میں مغرب کے بعد [illegible] تے تھے۔ کچھ جلسے صرف اس لئے یاد رہ گئے کہ ان میں مختلف مربیان کرام کی تقریریں سنی تھیں مثلاً انڈونیشین زبان میں ہم نے اسی جلسہ میں تقریر سنی۔ انڈونیشیا سے کوئی مربی واپس تشریف لائے تھے مولانا رحمت علی صاحب تھے یا سید شاہ محمد۔ یہ یاد نہیں مگر ان کی انڈونیشین زبان کی تقریر سننا یاد ہے۔ لوگ اردو میں تقریریں کرتے تھے مگر کسی باہر کے ملک سے واپس آنے والے مربی صاحب سے خواہش کی جاتی تھی کہ وہ اس ملک کی زبان میں تقریر کریں چنانچہ مولانا شیخ نور احمد منیر کی عربی تقریریں ان جلسوں میں ایک سے زیادہ مرتبہ سنیں مولانا واقعی دھواں دھار تقریر کرتے تھے۔

ان کے والد قبلہ محترم شیخ محمد دین صاحب انجمن کے مختار عام تھے اور ہمارے ہی محلّہ میں قیام رکھتے تھے مولانا بھی اسی محلّہ میں آ کر بسے۔ ان کے بڑے بھائی مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بھی واپس تشریف لائے تو ان کے والد محترم کے گھر میں ملاقات ہوئی۔ مولانا بھی مربی تھے اور افریقہ کے وہ مربی تھے جنہوں نے ڈاکٹر بلی گراہم کو چیلنج دے کر بھگا دیا تھا۔ ہم جس زمانہ کی بات کر رہے ہیں وہ کچے کوارٹروں کا زمانہ ہے بعد میں تو مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب نے اپنا مکان دارالصدر میں بنایا۔ اسی قطار میں جہاں

باقی صفحہ 6 پر

محترم سلیم شاہ جہانپوری صاحب

محترم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر

ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر سے میرے تعلقات اخوت و مودت کب سے قائم ہوئے۔ اب مجھے یاد نہیں۔ ویسے بھی مخلصانہ تعلقات قائم ہونے کا کوئی خاص وقت متعین نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اتنا ضرور یاد ہے کہ جب سے جلسہ سالانہ یا مجلس شوریٰ پر ربوہ جانا آنا شروع ہوا تو راجہ صاحب سے ضرور ملاقات ہوتی۔ پہلی دفعہ اجنبیوں کی صورت میں لیکن بعد ازاں مخلص دوستوں اور عزیزوں کی صورت میں۔ ہر مرتبہ بڑے تپاک سے ملتے اور دیر تک محو گفتگو رہتے۔

کئی مرتبہ جلسہ سالانہ یا مجلس مشاورت کے بعد اپنی رہائش گاہ پر مجلس مشاعرہ کا اہتمام کرتے اور کام و دہن کی ضیافت کا بھی اہتمام فرماتے۔

1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان تشریف لے گئے تھے۔ تو یہ خاکسار بھی وہاں حاضر ہوا تھا وہاں بھی راجہ صاحب نے اپنے ایک دوست کے مکان پر مجلس شعر و ادب کا بندوبست کیا اور خاکسار کو مدعو کیا۔ اپنا کلام سنایا۔ ان کی فرمائش پر میں [illegible] تازہ کلام پیش کیا۔ جلسہ کے انعقاد کے حوالے سے انہوں نے اپنی ایک مطبوعہ نظم بھی تقسیم کی تھی جو بہت پسند کی گئی۔

راجہ صاحب سے میرا رشتہ ایک تو روحانی تھا۔ دوسرا شعر و ادب کے حوالہ سے۔ علاوہ دیگر محاسن کے راجہ صاحب شاعری میں بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ انہوں نے ہر قابل ذکر موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ وہ اپنے خیالات کو خوبصورت رنگ میں پیش کرنے پر کامل قد[illegible]۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مجلس شوریٰ کے بعد انہوں نے اپنی شاعری کا کافی ذخیرہ مجھے نظر ثانی کے لئے دیا۔ میں نے دو روز میں جس قدر ہو سکا اس خدمت کو انجام دیا۔ شاعری کے یہ اوراق کسی کاتب کے لکھے ہوئے تھے۔ میں نے راجہ صاحب پر بہت زور دیا تھا کہ وہ اب اپنا مجموعہ کلام طبع کرانے میں دیر نہ کریں مگر وہ اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے۔

وہ عربی میں فاضل ادب تھے تو قانون کی اعلیٰ ڈگری یعنی بی اے ایل ایل بی بھی حاصل کر چکے تھے۔ ان کی شخصیت کی کئی جہتیں ابھی اپنے اظہار کا موقع تلاش کر رہی تھیں۔ انہوں نے بڑے نامساعد حالات میں اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ وہ بڑے عزم اور حوصلہ کے مالک تھے اور مسلسل کوشش اور لگن سے اپنے کام میں مشغول رہتے تھے۔ قدرت نے بھی ان کا ہر موقع پر ساتھ دیا اور وہ کامیابی و کامرانی کی منازل بسرعت طے کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اپنے ادارہ کو بڑی مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

راجہ صاحب ایک نیک اور منکسر مزاج طبیعت کے مالک تھے ان سے مل کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ فطرتاً نیک خصلت کے مالک ہیں۔ وہ خدمت خلق کے جذبہ سے اس قدر سرشار تھے کہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33100

میں Tetyrs Sayidah زوجہ مکرم Cece Suhendar پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت 1980-12-26 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1999-8-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 72 مربع میٹرواقع انڈونیشیا کا 1/2 حصہ مالیتی۔/2.000.000 روپے۔ 2۔ گھریلو اشیاء مالیتی۔/750.000 روپے۔3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10.000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/2.760.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ Tetyrs Sayidah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Alnzad Nuri Asari جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Dudin Tu,limudin ساکن جابر انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33101

میں Mutiara Ginting زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب پیشہ ذاتی کام عمر 29 سال بیعت 1989-3-1 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1999-12-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 120 مربع میٹر مالیتی۔/20.400.000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 60 مربع میٹر مالیتی۔/14.000.000 روپے۔3۔ حق مہر بذمہ خاوند۔/600.000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/35.000.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/325000 روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ کام مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ Mutiara Ginting انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 ایچ عبدالغنی وصیت نمبر 24843 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 N.A.Supari وصیت نمبر 26559 انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33102

میں Hj-Chanita زوجہ مکرم H.Momon Samanhudin پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1972ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1999-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان مالیتی۔/75.000.000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/17.000 روپے۔ کل جائیداد 017.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ Hj.Chanita ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs.Nuch Nurudin وصیت نمبر 23771 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ismail Busrita وصیت نمبر 30331 ساکن انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33103

میں H.Komarudin Wendi ولد مکرم WEndi پیشہ ریٹائرڈ عمر 65 سال بیعت 78-4-12 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 99-12-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان مالیتی۔/38.000.000 روپے۔ ایک کار AE-832 CB مالیتی۔/16.500.000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/54500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1040.300 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد H.Komarudin Wendi ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 M.Yahya Sumaniri وصیت نمبر 26502 انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Sumirin ساکن انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 33104

میں Ijudin Basri ولد مکرم Zaenal Hakim مرحوم پیشہ ملازم عمر 45 سال بیعت 1979ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-4-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1100.000 روپے ماہوار بصورت سرکاری ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ijudin Basri انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 E.Dimyati وصیت نمبر 28786 انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Mukti Ahendi وصیت نمبر 29926 انڈونیشیا۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 5

ہمارے کرنل حیات خاں قیصرانی کا مکان ہے۔ بلکہ اس قطار کا پہلا مکان تو کرنل داؤد احمد صاحب کا بنتا ہے اگرچہ وہ بعد میں بنا ہے۔

مولانا کی عربی سے بات چلی تو کہیں کی کہیں نکل گئی مگر شیخ نور احمد منیر کی شخصیت کا تصور بھی ان کی عربی بول چال کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ پھر مولانا ہمارے دارالرحمت وسطی کے دیوار بیچ کے پڑوسی قبلہ پیر مظہرالحق صاحب کے داماد تھے۔ کبھی کبھار اپنے خسر صاحب کو ملنے تشریف لاتے اور ہمارا آمنا سامنا ہو جاتا تو کچھ توقف ضرور فرماتے۔ ایک دو باتیں ہی سہی مگر تالیف قلب کے لئے بات ضرور کرتے ایسا کرنا ان کی شفقت پر دال تھا۔ ان کی اولاد میں سارے لڑکے ہی ہمارے شاگرد ہوئے اس رشتہ کا بھی بہت لحاظ رکھتے تھے۔

مولانا کو ہم نے لائبریری میں اکثر آتے جاتے دیکھا کس قسم کی کتابیں پڑھتے علم نہیں مگر علمی ذوق کا اظہار ان کے مضامین سے ہو جاتا تھا جو سلسلہ کے پرچوں میں چھپتے رہتے تھے۔ مولانا باقاعدہ لکھنے والوں میں سے نہیں تھے مگر جس موضوع پر قلم اٹھاتے اس پر خوب جانچ تول کر بات کرتے تھے اور ان کی بات میں وزن ہوتا تھا۔ ان کے اٹھ جانے سے ربوہ میں ایک عالم کی کمی ہوگئی۔ ایک اور بات کہہ دینے کی ہے کہ اس خاندان کے بھائیوں میں بڑا مثالی پیار تھا اور ہے۔ دو بھائی واقف زندگی تھے مگر تیسرے شاید شیخ فضل احمد نام ہے۔

واقفین زندگی بھائیوں کا بہت احترام بھی روا رکھتے تھے اور ان سے محبت بھی بہت کرتے تھے۔ ہمارا شیخ فضل احمد صاحب سے زیادہ تعارف نہیں رہا مگر ایک بار لاہور جاتے ہوئے راستہ میں ہماری موٹر خراب ہوگئی شیخ فضل احمد صاحب اتفاق سے ادھر سے گزرے اور اس وقت تک ہمارے پاس رکے رہے جب تک ہماری موٹر درست ہو جانے کا انتظام نہیں ہوگیا اس دوران اپنے واقف زندگی بھائیوں کا ذکر بڑی محبت سے کرتے رہے اور ہمیں یہ بات بہت اچھی لگی کہ جو بھائی دنیا کے کاموں میں مصروف ہے وہ دین کی خدمت کرنے والے بھائیوں کے مرتبے سے آگاہی رکھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے۔ یہ ان کے باپ شیخ محمد دین صاحب کا فیضان ہے جو اپنے واقف زندگی بیٹوں کا بہت احترام روا رکھتے تھے ایک بار وہ دفتر میں تشریف رکھتے تھے کہ ان دونوں میں سے ایک بیٹا غالباً شیخ مبارک احمد صاحب تھے کمرہ کے اندر آئے تو قبلہ شیخ محمد دین صاحب ان کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ نور احمد منیر کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین۔

کیا حضور ایدہ اللہ کو دعائیہ خط آپ نے اس ماہ لکھا؟

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم چوہدری حمیدالدین صاحب اختر سابق صدر محلہ دارالعلوم غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ میری بیٹی عزیزہ شازیہ نعمت صاحبہ و عزیزم نعمت ربی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 31-12-2000ء ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "صارم احمد ربی" تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب دارالیمن ربوہ کا پوتا ہے۔

نیز میری دوسری بیٹی عزیزہ طیبہ زاہد صاحبہ و عزیزم زاھد احمد فاروق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30-11-2000ء ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام "حسن احمد زاھد" تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری ادریس احمد صاحب آف کوئٹہ کا پوتا ہے۔

نومولودگان کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا محمد اسداللہ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10-12-2000ء بروز اتوار کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے بچی کا نام "فرحانہ شاہوار" تجویز ہوا ہے بچی مکرم رانا عطاء اللہ صاحب کی پوتی اور مکرم رانا حمیداللہ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک باعمر۔ سعادت مند اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عزیزاللہ صاحب مقیم جرمنی کو بتاریخ یکم جنوری 2001ء پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "فاقان اللہ مبشر" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد علوی صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گوٹھ امام بخش و گوٹھ عطا محمد کا پڑپوتا ہے اور مکرم ڈاکٹر محمد ارشد صاحب میمن امیر ضلع نوشہرو فیروز کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ انگوٹھی

ایک عدد گمشدہ انگوٹھی ملی ہے۔ جس کی ہو الفضل سے رابطہ کرے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم سعید احمد اظہر صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر محمد علی صاحب)

مکرم سعید احمد اظہر صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد علی اظہر صاحب ساکن 156۔ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 7/5 رقبہ 10 مرلے واقع محلہ باب الابواب ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم سعید احمد اظہر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم حاجی مختار احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد اقبال احمد اظہر صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم رشید احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ

مکرم رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء یہ ہیں:۔

(i) مکرم شمیم احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)
(iv) محترمہ زاھدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(v) محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(vi) محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(vii) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیٹی)
(viii) محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس روز کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم مقصود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب)

مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر 5/44 دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ نمبر 8/25 دارالیمن رقبہ ایک کنال میں سے 10 مرلے ان کے بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہے۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ نصیباں بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترم مقصود احمد صاحب (پسر)
3۔ محترم ناصر احمد صاحب (پسر)
4۔ محترم محمد اکرم صاحب (پسر)
5۔ محترم مسعود احمد صاحب (پسر)
6۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ مقبولاں بی بی صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ رقیہ بانو صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم سید شاہ محمد صاحب)

مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب وغیرہ ساکنان نمبر 8/25 محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے چچا مکرم سید شاہ محمد صاحب ولد مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی اپنی کوئی اولاد نہ ہے۔ ان کی اہلیہ بھی وفات پاچکی ہیں۔ ہم ہی ان کے حقیقی وارث ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ ان کا قطعہ / مکان نمبر 8/25 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ رقبہ 10 مرلہ ہمارے بھائی مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب (بھتیجا)
2۔ مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب (بھتیجا)
3۔ مکرم سید مبشر احمد شاہ صاحب (بھتیجا)
4۔ مکرم سید مظفر احمد شاہ صاحب (بھتیجا)
5۔ مکرم سید منور احمد شاہ صاحب (بھتیجا)
6۔ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب (بھتیجا)
7۔ محترمہ سیدہ مبارکہ خاتون صاحبہ (بھتیجی)
8۔ محترمہ سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ (بھتیجی)
9۔ محترمہ سیدہ رفیقہ فرحت صاحبہ (بھتیجی)
10۔ محترمہ سیدہ نعیمہ شاہ صاحبہ (بھتیجی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر کیپٹن مبارک احمد صاحب بہاولپور بیمار ہیں۔

○ مکرم سلیم اقبال صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم (حافظ) ناصرالدین صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر انٹلیکٹ سسٹمز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ لاہور کو ایک بیٹے (رباح الدین) کے بعد بیٹی بروز ہفتہ 6-جنوری 2001ء کو عطا فرمائی ہے۔

جس کا نام بارعہ تجویز ہوا ہے نومولودہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی اور مکرم چوہدری حبیب اللہ گورایہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی نواسی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادمہ دین بنائے صحت وکام والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

☆☆☆☆

درخواست دعا

محترم یوسف نبیل شوق صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا مورخہ 17-1-2001 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن ہوا ہے۔ فی الحال ICU میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں آپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ و بابرکت دراز عمر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مختار احمد صاحب چوکیدار ضیاء الاسلام پریس ربوہ مورخہ 12-1-2001ء کو پریس سے اپنی ڈیوٹی دے کر اپنے گھر جا رہے تھے کہ راستے میں ان کی طبیعت خراب ہوگئی۔ انہیں فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ ایمرجنسی وارڈ میں بعمر 50 سال وفات پاگئے۔

مکرم نسیم انور صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے قریباً 15 سال ضیاء الاسلام پریس میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ عزیزہ طوبیٰ سہیل بٹ بنت مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب نے KG 1 کے دوسرے سمیسٹر کے امتحان میں 91.5% کی اوسط سے 600 نمبرز میں سے 549 نمبرز حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے عزیزہ کی مزید کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 18 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 4 زیادہ سے زیادہ 10 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 19 جنوری - غروب آفتاب: 5.32

☆ ہفتہ 20 جنوری - طلوع فجر: 5-40

☆ ہفتہ 20 جنوری - طلوع آفتاب: 7.06

جنرل پرویز مشرف اور واجپائی ملاقات کا امکان

بھارتی ہائی کمشنر کی چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ اس سے واجپائی اور چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کے درمیان سربراہی ملاقات کا امکان بڑھ گیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ اعلیٰ حکام مشرف واجپائی ملاقات کے سلسلے میں دستاویزی امور سرانجام دے رہے ہیں۔ آئندہ دو ہفتے انتہائی اہم ہیں۔ وزارت خارجہ پاکستان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جنوری کے آخر میں ملاقات کا امکان ہے۔

نئی ربوہ فون ڈائریکٹری

میں اشتہارات کی بکنگ اور فون نمبرز کے اندراج اور درستگی کے لئے فوری رابطہ کریں

تنویر احمد علوی 1/21 دارالعلوم جنوبی

0320-4865880 رابطہ 24 گھنٹے

214352 رات 9:15 سے 11:00 بجے تک

کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ

نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے چیئرمین میجر جنرل زاہد احسان نے کہا ہے کہ نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ ماہ رواں کے آخر تک جاری کردیئے جائیں گے اور پرانے 31 دسمبر تک ختم کردیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا اب انتخابی فہرستوں میں کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ انتخابی فہرستوں کا کام ہمیں اضافی طور پر دیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے میں 35 اور دوسرے مرحلے میں 10 فیصد غلطیاں ہوئیں۔

بقیہ صفحہ 1

جذبے سے پورا کرنا کیوں ضروری ہے؟ وہ حضرت المصلح الموعود ہی کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا:۔

"میں نے متواتر آپ لوگوں کو بتایا ہے کہ ہر کام جو آپ لوگ کریں عقل کے ماتحت کریں اور ان ہدایات کے ماتحت کریں جو میں آپ کو دیتا رہا ہوں آپ لوگ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں اسی طرح دنیا اس بات کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے دین کی ترقی میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے دین کی ترقی اپنے خلفا کے ساتھ وابستہ کرتا ہے پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا جو میرے پیچھے چلے گا خدا کی طرف سے رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور جو میرے راستے سے الگ ہو جائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کردیئے جائیں گے۔"

(کتاب مالی قربانیاں)

پس حضور کے ارشادات کی تعمیل میں ہر فرد جماعت کو استطاعت کے مطابق قربانی پیش کرنے کی تلقین کریں اور اپنے محبوب امام کے حضور گزشتہ سال سے نمایاں اضافہ کے ساتھ نئے سال کے لئے قربانیاں پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ

بقیہ صفحہ 2

بک اسٹال

جلسہ میں ملک کے کونے کونے سے احباب شریک ہو رہے تھے۔ ان کی علمی ضرورت پوری کرنے کے لئے بک اسٹال کا اہتمام کیا گیا جس میں احمدیہ لٹریچر اور سواحیلی زبان کے قرآن کریم کے ترجمہ کے علاوہ دین کے مختلف مسائل سے تعلق رکھنے والی متعدد کتب بھی موجود تھیں جو کہ احمدی اور غیر احمدی احباب نے بہت ہی ذوق و شوق سے خریدیں۔

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں اشاعت

اس جلسہ کے پروگراموں کا کچھ حصہ خبروں کے ساتھ مشہور ملکی اور غیر ملکی ٹیلی ویژن کی نشریات میں تین چار دن دکھایا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ ریڈیو پر بھی جلسے کے بارہ میں رپورٹ اور خبروں کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ ملکی اخبارات میں بھی جلسہ کا بہت چرچا ہوا اور مشہور اخبارات نے خبریں شائع کیں۔

الحمدللہ! اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا یہ 32 واں جلسہ سالانہ بہت ہی کامیاب رہا۔ اور جماعت احمدیہ تنزانیہ کے لئے تربیتی علمی اور روحانی ترقی کا موجب بنا۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو جلسہ کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 دسمبر 2000)

الفضل کی قیمت میں اندرون پاکستان / بیرون پاکستان اضافہ

قارئین الفضل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی قیمت میں یکم جنوری 2001ء سے فی پرچہ 50 پیسے اضافہ کر دیا گیا ہے سابقہ قیمت 5 سال قبل طے کی گئی تھی اس عرصے میں کاغذ طباعت۔ ڈاک اور دیگر ہر شعبے میں قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم قارئین کو زیر بار ہونے سے بچانے کے لئے بہت معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام حسب معمول اپنے دینی اخبار سے تعاون کرتے رہیں گے۔ نئے نرخ حسب ذیل ہیں۔

شرح چندہ سالانہ الفضل

اندرون ملک روزانہ -/900 روپے خطبہ نمبر -/200 روپے

گلف۔ ایشیا۔ مڈل ایسٹ / فار ایسٹ۔ افریقہ۔ یورپ	روزانہ -/4500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3800 روپے خطبہ نمبر -/1000 روپے
یو ایس اے۔ پیسفک۔ فجی / ساؤتھ امریکہ۔ آسٹریلیا	روزانہ -/6500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/5000 روپے خطبہ نمبر -/1500 روپے
ایران۔ ترکی	روزانہ -/3500 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/2500 روپے خطبہ نمبر -/700 روپے
انڈونیشیا	روزانہ -/4000 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3500 روپے خطبہ نمبر -/800 روپے
بنگلہ دیش	روزانہ -/3700 روپے پیکٹ ہفتہ وار -/3000 روپے خطبہ نمبر -/800 روپے

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

شربت صدر

نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے تیار کردہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ربوہ شہر میں منفرد پیشکش، احباب کے ذوق کے عین مطابق

ھبہ فاسٹ فوڈ

اسپیشل فش فرائی، چکن بروسٹ، سٹیم روسٹ

ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

خالص سونے کے زیورات

فینسی جیولرز

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212868 رہائش 212867

پروپرائٹر: اظہر احمد - مظہر احمد

نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو

ھوالشافی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

ناغہ بروز جمعہ

اوقات 9 تا 5 بجے شام

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان

مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کریں

زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

☎042-6306163

بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

CPL No. 61

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن ◀ بخارا اصفحان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:mobi-k@usa.net